السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیاحج تمتع والا (قربانی نہ پانے کی صورت میں) مدینہ منورہ جاکر روزے رکھ سکتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سوال سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے مرادوہ آدمی ہے کہ جو عمرہ کرکے مدینہ آچکا ہے یا آنا چاہتا ہے، تواس کےلیے ہم کہتے ہیں کہ آیت کریمہ کاظاہرا مفہوم یہ ہے:

فَمَن تَمَتَّعَ بِالعُمرَ‌ةِ إِلَى الحَجِّ فَمَا استَيسَرَ‌ مِنَ الهَدىِ فَمَن لَم يَجِد فَصِيامُ ثَلـٰثَةِ أَيّامٍ فِى الحَجِّ... ﴿١٩٦﴾... سورة البقرة

''توجو حج کے وقت تک عمرے سے فائدہ اٹھاناچاہے تووہ جیسی قربانی یسرہو کرے، اورجس کونہ ملے وہ تین روزے حج میں رکھے۔''

جس آدمی نے حج کے مہینے میں عمرہ کیاہواورپھر قربانی نہ پانے کی صورت میں ان مہینوں کے اندرتین روزے رکھ لے، تواس نے مذکورہ بالا فرمان پر عمل کرلیا۔لیکن میں سمجھتاہوں کہ ہر تمتع کرنے والا،جسے قربانی کی وسعت نہ ہو، موجودہ حالات میں اسے نصیحت کرتاہوں کہ روزہ رکھنے میں جلدی نہ کرے، حتیٰ کہ قربانی کادن آجائے اوراسے یقین ہوجائے کہ قربانی نہیں مل سکتی (تب روزے رکھے) کیونکہ عین ممکن ہے کہ جسے شروع میں قربانی یسرنہ تھی، بعدمیں اللہ اس کےلیے قربانی کی کوئی صورت پیدا فرمادے۔اوراگر بالفرض اس نے پہلے روزے رکھ لیے اورپھر بعدمیں قربانی مل گئی تواسے قربانی کرنی ہوگی، کیونکہ یہ اب صاحب وسعت ہوگیاہے۔

الغرض ایسے آدمی کوروزہ رکھنے میں احتیاط کرنی چاہیے، حتیٰ کہ قربانی کادن آجائے۔اگراس دن تک قربانی نہ ملے توروزے رکھے اوراللہ کافرمان بھی اسی طرح ہے کہ

فَصِيامُ ثَلـٰثَةِ أَيّامٍ فِى الحَجِّ ﴿١٩٦﴾... سورة البقرة

''حج کے دوران میں تین روزے رکھے۔''

یعنی ذبح کے دن کے بعد۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر388

محدث فتویٰ